جلاوطنی کی تاریخی وشرعی حیثیت

پروفیسر حافظ محمد انور

جلاوطنی جسے ملک بدری سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے' انسانی تاریخ کی پہلی سزا ہے۔ یہ لفظ سن کر عجیب بے بسی اور بے چارگی کا احساس ہوتا ہے کیونکہ وطن سے بے وطن ہو جانا ایک بہت بڑی سزا ہے جو کہ بہت سے مصائب اور آلام جھیلنے کا نام ہے۔ جلاوطنی کی صورت میں انسان اگر ایک طرف اپنے دیس کی مٹی سے دور ہوتا ہے تو دوسری طرف اپنے چاہنے والوں اور اپنی بہت سی پیاری چیزوں سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ پھر جب وطن کے بارے میں یہ تصور بھی ہو کہ "حب الوطن من الایمان" (وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے) تو اس سزا کی تلخی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں ایمانیت کا جذبہ وطن کی محبت میں اضافہ کر دیتا ہے۔

جہاں تک جلاوطنی کے اسباب کا تعلق ہے تو یہ مختلف ادوار میں مختلف رہے ہیں۔ اگر کبھی جلاوطنی کسی جرم کی پاداش میں ہوئی تو کبھی مظلومیت بھی اس کا سبب بنی۔ کبھی سیاست کی بنیاد پر جلاوطنی کا سامنا کرنا پڑا تو کبھی مذہبیت کو وجہ بنایا گیا۔ اسی طرح عشق ومحبت کے جذبوں نے بھی اس کے لیے اپنا کردار ادا کیا۔

تاریخی اوراق کا مطالعہ کریں تو جلاوطنی کی مختلف شکلیں اور صورتیں سامنے آتی ہیں۔ اگر انفرادی جلاوطنی ہے تو اجتماعی بھی ہے۔ بعض اوقات اقوام نے اقوام کو جلاوطن کیا تو بعض اوقات افراد نے اقوام کو۔ کبھی اقوام نے افراد کو تو کبھی افراد نے افراد کو جلاوطن کیا۔

ذیل میں ہم جلاوطنی کے تاریخی پس منظر کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کی روشنی میں بھی اس کا مطالعہ کریں گے۔ علاوہ ازیں جلاوطنی کی سزا کی فقہی وشرعی حیثیت کا تعین کرتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں کا فقہی اور شرعی اعتبار سے جائزہ لیں گے۔

تاریخی حوالے سے اگر جلاوطنی کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جلاوطنی ایک ایسی سزا ہے جو کائنات کے پہلے انسان سے شروع ہو گئی تھی۔ چنانچہ حضرت آدمؑ کی پیدائش اور جنت میں سکونت۔ پھر ایک لغزش ہو جانے پر ان کا جنت سے اخراج اس کی دلیل ہے۔ حضرت آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور پھر حضرت آدمؑ کو حضرت حوا کے ساتھ جنت میں ٹھہرایا۔ اس واقعہ